Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 01, January-June 2024, **PP**: 09-18
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

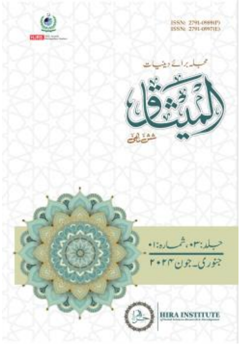

Article QR

جنگلات کے تحفظ اور انتفاع کے لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات واقدامات

The Conservation and Utilization of Forests: Insights and Initiatives Based on the Teachings and Actions of Prophet Muhammad ﷺ

1. Faiza Parveen *faiza.par255@gmail.com*	*M.Phil. Scholar,* *DIS, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian, AJK.*
2. Safia Shabbir *prestigious36@gmail.com*	*M.Phil. Scholar,* *DIS, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian, AJK.*

How to Cite:	Faiza Parveen and Safia Shabbir. 2024: "The Conservation and Utilization of Forests: Insights and Initiatives Based on the Teachings and Actions of Prophet Muhammad ﷺ". *Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (01):09-18.
Article History:	**Received**: 30-01-2024 | **Accepted**: 18-03-2024 | **Published**: 27-03-2024

Copyright:	**©The Authors**
Licensing:	CC BY — This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License
Conflict of Interest:	Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

DRJI · ADVANCED SCIENCES INDEX · ADVANCED SCIENCE INDEX · CiteFactor · ASIAN Research Index · SCI · Google Scholar · اشاریہ اردو جرائد · تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ · ADL ASIAN DIGITAL LIBRARY · EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

جنگلات کے تحفظ اور انتفاع کے لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات واقدامات

The Conservation and Utilization of Forests: Insights and Initiatives Based on the ﷺTeachings and Actions of Prophet Muhammad

1. **Faiza Parveen**
   M.Phil. Scholar, DIS, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian, AJK.
   faiza.par255@gmail.com

2. **Safia Shabbir**
   M.Phil. Scholar, DIS, Mohi-ud-Din Islamic University Nerian, AJK.
   prestigious36@gmail.com

Abstract:

This research delves into the intrinsic connection between natural resources and human habitation on Earth, emphasizing the divine creation of these resources by Allah Almighty. Natural resources, defined as elements not influenced by human intervention during their creation, encompass various substances integral to economic dynamics. Of these, vegetation and minerals play fundamental roles, with forests standing out as a paramount natural resource among flora. The optimal utilization and preservation of forests emerge as pivotal factors for human survival. Forests impact human life diversely, offering numerous uses and benefits that have been harnessed throughout history for development and sustenance. However, improper, unnecessary, and reckless exploitation of forests has resulted in irreparable problems and losses. This paper contends that, akin to the Prophet's (ﷺ) comprehensive and universal teachings fostering human growth, his teachings encompass multifaceted aspects, particularly regarding natural resources. The Prophet's (ﷺ) teachings shed light on various dimensions of natural resources, particularly addressing scientific and practical measures for the protection and proliferation of trees. This study aims to highlight the teachings and actions of the Prophet (ﷺ) specifically pertaining to the protection of forests. Employing an analytical research method, the paper seeks to uncover the beneficial uses of forests, strategies for their protection. It also explores the practical steps taken by the Prophet (ﷺ) to safeguard forests. The outcomes of this research aim to provide insights into how the prophetic teachings on forest conservation can be applied in the contemporary era. The findings will contribute to formulating recommendations and suggestions for integrating these teachings into modern environmental conservation practices, thereby fostering a harmonious coexistence between humanity and nature.

Keywords: *Power Resources, Forests, Prophet's Teachings, Conservation, Actions, Environmental Ethics.*

تمہید

لفظ قدرتی کے لغوی معنی "طبعی، فطری، اصلی، حقیقی اور پیدائشی" کے ہیں۔[1] جبکہ وسائل وسیلہ کی جمع ہے اور وسیلہ کے لغوی معنی "واسطے" کے ہیں۔[2] قدرتی وسائل میں ایسی تمام اشیاء کو شامل کیا جاتا ہے جن کا خالق ومالک اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ زمین، تمام طرح کے آبی وسائل، سمندر، دریا، جنگلات، نباتات، نمکیات و معدینات، مٹی، تیل، گیس، کوئلہ، دھاتی وسائل، لوہا، سونا، چاندی

وغیرہ سب قدرتی وسائل ہیں۔ انسان اور دوسرے جاندار جن وسائل کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتے ہیں ایسے تمام تر مادے بھی قدرتی وسائل میں شامل ہیں نیز کرہ ارض پر موجود مختلف ماحولیاتی نظام اور ان میں بسنے والی حیات بھی قدرتی وسائل میں شامل ہے۔[3] قدرتی وسائل کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے کہ:

> The primary necessities for maintaining life, food, water air and the source of heart have been available to humans for thousands of years.[4]
>
> حیات کی بقا کے لیے درکار بنیادی ضروریات خوراک، پانی، ہوا اور قلبی ذریعہ ہزاروں برس سے انسانیت کے لیے میسر ہیں۔

قدرتی وسائل کی دو اقسام ہیں:

- قابل تجدید وسائل
- نا قابل تجدید وسائل۔

ایسے وسائل جن کی تجدید ممکنہ طور پر کی جاسکتی ہو قابل تجدید وسائل کہلاتے ہیں۔ جبکہ ایسے وسائل جن کی تجدید ممکن نہ ہو اور صرف ایک بار استعمال ہونے پر ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے ختم ہو جائیں نا قابل تجدیدی وسائل کہلاتے ہیں۔[5] دنیا میں قابل تجدید وسائل کی مقدار نا قابل تجدید وسائل کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ان میں جاندار اشیاء، حیوانات، نباتات ہوا، پانی اور شمسی توانائی شامل ہیں۔ ماحولیاتی نظام کی بقا کا انحصار انہیں قابل تجدید وسائل پر ہے۔ نا قابل تجدید وسائل میں فوسل، معدنیات، پٹرولیم، نمک، قدرتی گیس اور کوئلہ وغیرہ شامل ہیں۔ نا قابل تجدید وسائل کا دانشمندانہ اور کفایت شعاری پر مبنی استعمال ہی آنے والی نسلوں کے لیے ان کے تحفظ کو ممکن بنا سکتا ہے۔ قدرتی وسائل میں جنگلات انتہائی اہم ہیں۔ انسانیت کی بقا اور معاشرتی ترقی کا انحصار جنگلات سے براہ راست منسلک ہے۔ جنگلات کے بے شمار فوائد ہیں جن کے پیش نظر ذیل میں جنگلات کی ضرورت واہمیت بیان کی جا رہی ہے۔

تحفظِ جنگلات کی ضرورت واہمیت

ایک ایسا بڑا قطعہ ارض جس پر قدرتی طور پر پیڑ پودے اگ آئیں اور جنگلی جانور ایسی جگہ کو اپنا مسکن بنالیں تو ایسے ماحول کو جنگل کہتے ہیں۔ بنیادی طور پر ایسے ماحول کو انسان شعوری طور پر معرض وجود میں لانے کی کوشش نہیں کرتا۔ جنگلات کو قدرتی وسائل کا بہت بڑا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ سطح زمین کا تقریباً ایک فیصد جنگلات پر مشتمل ہے جس کا وجود بنی آدم کی بقا کے لیے انتہائی اہم ہے۔ جنگلات ان گنت فوائد کے حامل ہیں جن کے حصول کے لیے جنگلات کے تحفظ کو یقینی بنانا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ انسانی زندگی میں جنگلات کی ضرورت واہمیت کا اندازہ ان سے حاصل ہونے والے فوائد سے لگایا جاسکتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

جنگلات کے طبی فوائد

درخت اور پیڑ پودے بیشمار فوائد کے حامل ہیں۔ جنگلات سے حاصل ہونے والے ہزاروں قسم کے پودے اور سینکڑوں جڑی بوٹیاں شعبہ طب میں مختلف امراض کے علاج میں اکسیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے بیان کے مطابق آج علاج میں تقریباً 28ہزار پودوں کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن ان میں سے صرف 16 فیصد کا ذکر ملتا ہے۔ پودوں اور جڑی بوٹیوں پر مشتمل دواؤں کا تقریباً 83 ارب ڈالر کا کاروبار ہو رہا ہے۔ "اینسیٹ" ایک جنگلی پودا ہے جو ایتھوپیا میں اگتا ہے اور بیشمار فوائد کا حامل ہے۔ گھروں کی تعمیر، خوراک، ادویات، چٹائیاں اور کپڑے بنانے کے علاوہ جانوروں کے چارے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس

سے آٹا اور سوپ بھی بنتے ہیں نیز اسے آلو کی طرح ابال کر بھی کھایا جاسکتا ہے[6]۔ اس پودے کی ہمہ گیر افادیت کے باعث سائنس دان اسے دوسرے ممالک میں اگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ درخت آکسیجن فراہم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ سائنس کے مطابق درختوں اور پودوں کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے تقریباً اٹھارہ افراد کی ایک سال کی آکسیجن کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

اقتصادی فوائد

جنگلات کے کثیر الجہاتی فوائد ہیں۔ کسی بھی ملک کو اقتصادی لحاظ سے مضبوط کرنے میں جنگلات کا اہم کردار ہے۔ گھر ہو یا دفتر، شہر ہو یا گاؤں خوبصورت اور کارآمد فرنیچر درختوں ہی کا مرہون منت ہے۔ فرنیچر کی تجارت نے اقتصاد اور معیشت کی دنیا میں کامیاب جگہ بنائی ہے جو کہ دراصل جنگلات کی دین ہے۔[7] درختوں سے حاصل ہونے والی بیشمار ادویات، روغنیات، تیل، بیروزہ، رال اور دیگر کیمیائی مرکبات ہماری روزمرہ زندگی میں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ ریشم سے تیار کیے جانے والے ملبوسات ایک خاص قسم کے کیڑے کے ذریعے درختوں ہی سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کی ادویات میں درختوں اور پودوں کے مفید اجزاء کو ملا کر دوائیاں تیار کی جاتی ہیں جنہیں پوری دنیا میں سپلائی کر کے اقتصادی مضبوطی حاصل کی جاتی ہے۔

ماحولیاتی فوائد

درخت ماحول کو صاف رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دیگر مضر گیسوں کے سبب ماحولیاتی آلودگی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ کو اپنی خوراک کی تیاری کے لیے جذب کرتے ہیں اور ماحول دوست اور جانداروں کے سانس لینے کے عمل کے دوران استعمال ہونے والی گیس آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ یوں درخت نا صرف ماحول مضر گیس کی مقدار میں کمی کا باعث بنتے ہیں بلکہ جانداروں کی زندگی کو رواں رکھنے والی بنیادی گیس کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جنگلات کی تعداد جتنی زیادہ ہو گی اتنا وہ ماحول سے کاربن ڈائی آکسائیڈ زیادہ جذب کریں گے جس سے ماحولیاتی آلودگی میں مسلسل کمی آئے گی۔ یوں انسان اور دیگر حیات کو ایک خوشگوار ماحول میسر آئے گا۔

حصولِ غذا کا ذریعہ

جنگلات بلا واسطہ یا بالواسطہ انسانوں اور جانوروں کے لیے غذا کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ جنگلی جانور چارے اور دوسرے جانوروں کا شکار کر کے اپنی غذا جنگل سے حاصل کرتے ہیں۔ انسان جانوروں سے دودھ اور گوشت اور دیگر فوائد حاصل کرتا ہے۔ یوں جنگل پوری جنگلی حیات کا نا صرف مسکن بلکہ ان کی غذائی ضروریات کا ضامن بھی ہوتا ہے۔

زمینی کٹاؤ میں کمی

جنگلات کا ایک اور اہم فائدہ زمین کو کٹاؤ سے بچانا ہے۔ تیز ہواؤں اور بارشوں کے سبب سوکھی زمین کٹتی رہتی ہے اور وسیع علاقے سیلاب کی زد میں آجاتے ہیں۔ زمین پر جنگلات کی موجودگی زمین کو مضبوطی فراہم کرتی ہے اور زمینی کٹاؤ سے بچاتی ہے۔

جنگلات کے بے دریغ استعمال کی وجہ سے ہونے والے نقصانات

مذکورہ بالا بحث میں بیان کردہ جنگلات کے فوائد ان کی اہمیت اور تحفظ پر زور دیتے ہیں۔ جنگلات تمام طرح کی حیات کے لیے فائدہ مند ہیں اس لیے ان کا تحفظ، بقدر ضرورت کفایت شعاری پر مبنی استعمال ہی اس قدرتی وسیلے کی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ طویل عرصے سے انسان نے اس نعمت خداوندی کو بے دریغ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے جس کی وجہ سے نا صرف انسان بلکہ تمام جنگلی حیات

بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ ذیل میں جنگلات کے بے دریغ استعمال کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کو تفصیلاً بیان کیا جاتا ہے۔

ماحولیاتی تنزلی

جنگلات کے رقبے میں مسلسل کمی ماحولیاتی تنزلی کے بڑھنے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ اس وقت دنیا ماحولیاتی آلودگی کے اجتماعی مسئلے کا سامنا کر رہی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی میں مختلف قسم کی آلودگی جیسا کہ فضائی آلودگی، صوتی آلودگی، زمینی آلودگی اور آبی آلودگی شامل ہیں، نے دنیا کو پریشان کر رکھا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ دن بدن درختوں کی تعداد میں کمی اور تعمیراتی رقبے میں اضافہ ہے۔ بڑھتی ہوئی انسانی آبادی اور صنعتی پھیلاؤ نے ماحول دوست جنگلات اور درختوں کا تیزی سے صفایا کرنا شروع کر دیا ہے۔ صنعتی انقلاب نے دھواں، فضلہ اور صنعتوں سے خارج ہونے والی گیسوں، اسی طرح ناقص ٹرانسپورٹ اور ذرائع نقل و حمل سے فضا میں خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ، اربنائزیشن کی وجہ سے عمارتوں کی تعمیر، درختوں کی کٹائی ایسے عوامل ہیں جو ماحولیاتی تنزلی کا باعث بن رہے ہیں۔

گلوبل وارمنگ

گلوبل وارمنگ سے مراد زمین کے درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ ہے۔ اس بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی اصل وجہ گرین ہاؤس گیسوں میں مسلسل اضافہ ہے۔ گرین ہاؤس گیسیں درجہ حرارت کو جذب کر کے گلوبل وارمنگ کی وجہ بن رہی ہیں۔ گرین ہاؤس گیسوں میں کاربن ڈائی آکسائیڈ سب سے اہم گیس ہے۔ صنعتی عروج اور ذرائع نقل و حمل میں مسلسل اضافے نے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا ہے۔ درخت وہ قدرتی ماحولیاتی فلٹر ہیں جو فضا سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور آکسیجن کو فضا میں خارج کرتے ہیں۔ یوں درختوں کی وجہ سے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا توازن برقرار رہتا ہے۔ نیز درخت اپنے سبز پتوں کے ذریعے سورج کی تپش اور حرارت کو جذب کر کے زمین کے فضائی ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں۔[8] لیکن موجودہ دور میں درختوں کے کٹاؤ کی بڑھتی ہوئی شرح، اور جنگلات میں مسلسل کمی کی وجہ سے فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے جو کہ دنیا کو گلوبل وارمنگ کی طرف دھکیلنے کی بڑی وجہ ہے۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ گلیشئرز پگھل رہے ہیں جو سمندروں کی سطح میں اضافے اور سیلاب کا باعث بن رہے ہیں۔

موسمیاتی تغیرات

جنگلات کے بے دریغ استعمال اور ان کی تعداد میں کمی کی وجہ سے موسمی تغیر کا عمل وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ بدلتے ہوئے موسم، دھند، خشک سالی، گلوبل وارمنگ اور بے موسم بارشوں کی کثرت، سیلاب، گرمی کی شدید ترین لہروں اور زمینی کٹاؤ جیسے مسائل جن کا سامنا اس وقت عالمی سطح پر کیا جا رہا ہے۔[9] ان سب کی بنیادی وجہ جنگلات کے رقبے میں کمی ہے۔ ان تمام مسائل کے باعث غذائی عدم تحفظ میں اضافہ ہو رہا ہے، بڑے پیمانے پر نقل مکانی کی جا رہی ہے اور اربوں ڈالر کا نقصان اور تباہی ہو رہی ہے۔

جنگلی حیات کا ناپید ہونا

جنگلات کئی قسم کے جنگلی حیات کا مسکن اور خوراک کا ذریعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جنگلا کے کٹاؤ سے جانوروں اور ہزاروں قسم کے پرندوں کے حیاتیاتی تنوع پر نہایت برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ درخت جنگل میں رہنے والی مخلوق، کیڑے مکوڑوں چھوٹے جانوروں اور پرندوں کے لیے پناہ گاہ اور غذا کا وسیلہ ہیں گویا کسی جنگل میں موجود ہر درخت ایک مکمل ماحولیاتی نظام کہلاتا

ہے۔[10] جنگل میں زمین کے دوسرے قطعات کی نسبت بارشوں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اس لیے یہاں کا درجہ حرارت بھی نسبتاً کم رہتا ہے یہی بارشیں پھر جنگلات میں نباتاتی تنوع اور جانوروں کی خوراک ورہائش کا ذریعہ بنتی ہے۔ جنگل سے حاصل ہونے والی مختلف قسم کی نباتات کو انسان نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں استعمال کرتے ہوئے ان گنت فوائد حاصل کیے ہیں۔ بالخصوص طب کے شعبہ میں روز اول سے ہی مختلف انسانی بیماریوں کا علاج مختلف نباتات سے حاصل ہونے والی ادویات کے ذریعے کیا جاتا رہا ہے۔ مختلف انسانی سرگرمیوں جیسا کہ جنگلات کے کٹاؤ اور ان میں آگ لگنے کی وجہ سے ہزاروں جنگلی جانور اور نباتات معدوم ہو رہے ہیں جو کہ بقائے انسانی کے لیے خطرے کی علامت ہیں۔

وسائل میں کمی

جنگلات سے حاصل ہونے والی لکڑی نا صرف ایندھن کے طور پر استعمال ہوتی ہے بلکہ تعمیراتی حوالے بھی اس کا اہم کردار ہے۔ مختلف قسم کا عمدہ فرنیچر جو کہ جنگل سے حاصل ہونے والی لکڑی سے حاصل کیا جاتا ہے اپنے معیار اور خوبصورتی کی وجہ سے دنیا میں اہم مقام حاصل کیے ہوئے ہے۔ جنگلات دنیا کے درجہ حرارت کو معتدل رکھنے، مختلف طرح کی حیات کے خوراک ومسکن کے ذمہ دار اور ادویات میں استعمال کی جانے والی مختلف اقسام کی جڑی بوٹیوں کا واحد ذریعہ ہیں۔ نیز سیلاب کی روک تھام اور زمینی کٹاؤ سے تحفظ بھی جنگلات کے وجود سے ممکن ہے۔ جنگلات کا غیر دانشمندانہ اور بے دریغ استعمال ان تمام تر وسائل میں کمی کا سبب بن رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا ایک ناقابل تلافی نقصان کی طرف پیش قدم ہے۔

جنگلات کا تحفظ اور انتفاع۔۔۔ قرآن کے تناظر میں

جنگلات کی وجہ سے ماحولیاتی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جنگلات کے رقبے میں اضافہ ماحولیاتی آلودگی میں کمی کا باعث بنتا ہے جبکہ اس کے رقبے میں کمی ماحولیاتی آلودگی میں حد درجہ اضافہ کا سبب ہے۔ دین اسلام میں جنگ وجہاد کے دوران بھی درختوں کو کاٹنے اور انھیں کسی قسم کا نقصان پہنچانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ قرآن میں ایسے فاتحین کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی جنھوں نے جنگ کے دوران فصلوں کو شدید نقصان سے دوچار کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۔[11]

اور جب وہ تمہارے پاس سے جاتے ہیں تو ان کی ساری کوشش زمین میں فساد مچانے، کھیتی اور نسل کو نقصان پہنچانے کی ہوتی ہے۔ اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت کے بارے میں امام قرطبیؒ کے کلام کا حاصل ہے کہ یہ آیت زراعت، کاشت اور شجرکاری کی ترغیب دلاتی ہے۔[12] علاوہ ازیں قرآن کی متعدد آیات میں لفظ شجر استعمال ہوا ہے جو درختوں کی اہمیت ونافعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ[13]

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا جسے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جن میں تم چراتے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے زمین پر جتنی مخلوقات عجائبات پیدا فرمائی ہیں ان میں فضیلت وبرتری کے حوالے سے نباتات دوسرے نمبر پر ہیں۔ امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں:

ان اشرف الاجسام العالم السفلی بعدالحیوان النباتات۔[14]

بے شک نباتات کو دوسری تمام کرہ ارض پر پائی جانے والی تمام قدرتی اشیاء پر فضیلت وبرتری حاصل ہے۔

دنیا کی ہر شے کسی نہ کسی حوالے سے فائدہ مند ہے۔ درخت جو کہ حیوانات کے بعد اہمیت کے حوالے سے دوسرے درجے پر ہیں کیسے ممکن ہے کہ افادیت سے بہرہ ورنہ ہوں۔ درختوں کے ان گنت فوائد ہیں۔ درختوں کی اہمیت و افادیت قرآن میں ایک جگہ یوں بیان کی گئی:

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ۔نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةًوَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ[15]

کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کے درخت کو یا ہم نے۔ ہم نے اس کو نصیحت اور مسافروں کے لیے متاع بنایا۔

درجہ بالا آیات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں درختوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اسی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اسلام میں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ قرآن کے علاوہ مختلف احادیث میں بھی اس عمل پر زور دیا گیا ہے۔ بہت سی احادیث میں شجرکاری کی ترغیب اور انہیں کاٹنے کی ممانعت وارد ہے۔ بطور نمونہ چند ایک بیان کی جاتی ہیں۔

جنگلات کا تحفظ اور انتفاع۔۔۔ نبوی تعلیمات کے تناظر میں

احادیث میں شجرکاری کو بڑی نیکی اور صدقہ قرار دیا گیا ہے۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے:

مامن مسلم یغرس غرسااویزرع زرعافیاکل منه طیراوإنسان اوبهیمةإلا کان له به صدقة۔[16]

جو مسلم کوئی شجر یا کھیتی لگائے پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کچھ کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

درج بالا حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ درخت لگانے والے مسلمان کو صدقہ کرنے کا اجر و ثواب ہے کیونکہ انسان، جانور یا پرندے اس میں سے کھائیں گے تو اس کا ثواب درخت لگانے والے کو ملے گا۔ نبی آخر الزماں ﷺ نے کچھ ایسے اعمال کی بھی نشان دہی کی جن کا اجر و ثواب انسان کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ ان میں علم نافع سکھانا، نہر جاری کرنا، مسجد تعمیر کروانا، نیک اور صالح اولاد جو والدین کی وفات کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرے اور درخت لگانا شامل ہیں۔[17] درخت لگانا اتنا اہم اور قابل اجر عمل ہے کہ اس کی اہمیت کا اندازہ نبی ﷺ کے اس فرمان سے لگایا جاسکتا ہے:

ان قامت علی احدکم القیامة وفی یده فسیلة فلیغرسها۔[18]

اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہو تو وہ اسے ضرور لگادے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ اگرچہ قیامت آنے سے پودے کے ضائع ہو جانے کی مکمل یقین دہانی موجود ہے لیکن پھر بھی پودا لگانے کا حکم اس لیے دیا جارہا ہے کہ پودا لگانے والا اپنے اس عمل کا اجر اللہ رب العزت کی بارگاہ سے حاصل کرلے گا۔ اسی طرح حضور ﷺ نے مسلمانوں کو درخت لگانے پر نہ صرف صدقہ کے ثواب کی خوشخبری سنائی بلکہ اس ثواب کے قیامت تک جاری رہنے کی خبر سے بھی آگاہ کیا۔ آپ ﷺ ایک دفعہ ام معبد کے باغ میں تشریف لے گئے اور ان سے کھجور کے درخت لگانے والے کے مسلمان یا کافر ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ جب انھوں نے بتایا کہ درخت لگانے والا مسلمان ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

فلایغرس المسلم غرسافیاکل منه إنسان ولادابة ولاطیرإلاکان له صدقةإلی یوم القیامة۔[19]

پھر مسلمان کوئی درخت لگائے اس میں سے کوئی آدمی یا چوپایہ یا پرندہ کچھ کھائے تو اسے قیامت تک صدقے کا ثواب ملے گا۔

آپ ﷺ نے درخت لگانے اور صبر واستقامت کے ساتھ اس کی حفاظت کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

من نصب شجرة فصبر علی حفظها والقیام علیها حتی تثمرکان له فی کل شیء یصاب من ثمرتهاصدقة عندالله عزوجل۔[20]

جو درخت لگائے پھر اس کی حفاظت استقامت کے ساتھ کرے یہاں تک کہ وہ پھل دار ہو جائے تو اس درخت کی کسی بھی چیز سے فائدہ اٹھانے پر درخت لگانے والے کو اللہ کی طرف سے صدقہ کا ثواب ملے گا۔

درج بالا احادیث مبارکہ سے درخت لگانے کی فضیلت و اہمیت بخوبی واضح ہوتی ہے اور اس بات کا ادراک بھی ہوتا ہے کہ درخت لگانا بھی صدقہ وخیرات کے مترادف ہے۔ یہ محض صدقہ ہی نہیں بلکہ صدقہ جاریہ ہے جس کے عوض درخت لگانے والے کو قیامت تک نیکیاں ملتی رہیں گی۔

درختوں اور جنگلات کے کٹاؤ کی ممانعت

اس کرہ ارض پر درختوں کی اہمیت وافادیت سے انکار ممکن نہیں۔ یہ کہنا بجا ہے کہ زمین پر درختوں کے بغیر زندگی کا وجود محال ہے۔ درختوں کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر نبی ﷺ نے جہاں درختوں کو لگانے کا حکم دیا وہیں مفید اور پھل دار درختوں کو بلاضرورت کاٹنے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قطع سدرة صوب الله راسه فی النار۔[21]

جو کوئی کسی بیری کے درخت کو (بلاضرورت) کاٹے گا اللہ اس کو جہنم میں اوندھے منہ ڈالے گا۔

امام ابوداؤد سے جب اس حدیث کے معنی ومفہوم کے حوالے سے پوچھا گیا تو انہوں فرمایا کہ یہ حدیث مختصر ہے۔ پوری حدیث اس طرح ہے کہ کوئی بیری کا درخت چٹیل میدان میں ہو جس کے نیچے آکر مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہوں اور کوئی شخص آکر بلاضرورت اسے کاٹ دے تو مسافروں اور چوپایوں کو تکلیف پہنچانے کے باعث وہ مستحق عذاب ہے۔ اللہ ایسے شخص کو سر کے بل جہنم میں جھونک دے گا۔[22] یعنی کوئی بھی ایسا درخت جو مخلوق خدا کے لیے کسی بھی طرح سے فائدہ مند ہو اس کو بلاضرورت کاٹنا گناہ ہے۔ ایسے گناہ کی سزا جہنم میں داخلے کی صورت میں دی جائے گی۔ اسی طرح پھل دار درخت کو بھی کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اسلامی لشکر کو مشرکین کی طرف بھیجتے تو اس طرح ہدایات جاری فرماتے: کسی بچے، عورت اور بوڑھے کو قتل نہ کرنا، چشموں کو خشک اور ویران نہ کرنا اور درختوں کو نہ کاٹنا۔ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق نے جب شام کی طرف لشکر بھیجا تو جہاں انھیں دوسری ہدایات دیں وہیں کوئی بھی پھل دار درخت کاٹنے اور کھیتیاں جلانے سے بھی منع فرمایا۔[23] آپ کا یہ طرز عمل اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو حالت جنگ میں بھی پھل دار درختوں کی حفاظت کا ضامن ہے۔ جب جنگ کے دوران یہ احتیاط برتنے کا حکم ہے تو عام حالات میں کس قدر ان کی حفاظت کا حکم ہوگا؟

یہاں اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ دین اسلام میں ضرورت کے تحت درخت کاٹنے کی اجازت موجود ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بوجہِ ضرورت درخت کاٹنا ثابت ہے۔ لیکن بلاوجہ اور بغیر کسی ضرورت کے درختوں کو نقصان پہنچانے اور کاٹنے کی شریعت میں سختی سے ممانعت ہے۔

درج بالا بحث سے ثابت ہوا کہ شجرکاری کے حوالے سے قرآن وسنت کی تعلیمات بالکل واضح اور قابلِ عمل ہیں۔ قرآن و سنت میں تحفظِ جنگلات کے لیے جن اقدامات اور تعلیمات کا پتہ چلتا ہے ان میں شجرکاری کی ترغیب، کٹاؤ کی ممانعت، پھل دار درختوں کی حفاظت اور ہر ایسے عمل کی حوصلہ شکنی شامل ہے جو درختوں کے لیے نقصان دہ ہو۔ حالتِ جنگ ہو یا امن اسلام ہر حال میں مفادِ

عامہ کی خاطر قدرتی وسائل کی حفاظت کا حکم دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ جنگ میں بھی قدرتی املاک درختوں وغیرہ کو نقصان پہنچانے اور بلاضرورت کاٹنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

نتائج بحث

- اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ تمام تر اشیاء قدرتی وسائل کے زمرے میں آتی ہیں جن میں جنگلات بھی شامل ہیں۔
- جنگلات کے بے شمار فوائد ہیں جن میں طبی فوائد، معاشی فوائد، معاشری فوائد اور اقتصادی فوائد شامل ہیں۔
- اس وقت عالمی سطح پر جنگلات کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے دنیا ناقابل تلافی مسائل اور نقصانات سے دوچار ہو رہی ہے۔
- دین اسلام نے زندگی کے ہر معاملے میں انسانیت کی راہنمائی کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ جنگلات کے تحفظ و انتفاع کے حوالے سے بھی نہایت ہی عمدہ نبوی تعلیمات اسلام میں موجود ہیں۔
- آپ ﷺ نے شجرکاری کو صدقہ قرار دے کر اس درجہ ترغیب دلائی ہے کہ اگر کوئی قیامت قائم ہوتی دیکھ رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں پودا ہو تو بھی لگا دے۔
- آپ ﷺ نے جنگ کے دوران درختوں کو کاٹنے، جلانے یا کسی قسم کا نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔ اسی طرح بغیر کسی عذر کے درختوں کو کاٹنے اور نقصان پہنچانے کی ممانعت بھی وارد ہے۔

تجاویز و سفارشات

- قومی اور بین الاقوامی سطح پر جنگلات کی تعداد کو بڑھانے کی خاطر شجرکاری مہم کے لیے مخصوص کردہ دنوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔
- جنگلات کے غیر ضروری کٹاؤ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور اس سلسلے میں کڑے اقدامات کیے جائیں۔
- ثانوی واعلیٰ تعلیمی اداروں کے نصاب میں جنگلات کی اہمیت اور تحفظ پر مبنی دینی تعلیمات شامل کی جائیں۔
- "سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں جنگلات کا تحفظ و انتفاع" کے موضوع پر سکول اور کالج کی سطح پر مضمون نویسی اور تقریری مقابلہ جات کا انعقاد کیا جائے جبکہ یونیورسٹی کی سطح پر اس موضوع اور اس سے منسلک دیگر موضوعات پر تحقیقی پراجیکٹس پر کام کروایا جائے۔
- الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا، سیمینارز، خطبات جمعہ اور تعلیمی نصاب کے ذریعے عوام الناس کو جنگلات کی ضرورت و اہمیت اور ان کے تحفظ کے حوالے سے دینی تعلیمات سے روشناس کروایا جائے۔
- معاشی ترقی اور ہاؤسنگ کالونیوں کی آڑ میں وسیع پیمانے پر جنگلات کے ضیاع کی قطعاً اجازت نہ دی جائے اور اس سلسلے میں ماحولیاتی اداروں کو بااختیار بنایا جائے۔

حواشی وحوالہ جات

1 فیروز الدین، **فیروز اللغات**،(لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، 1956ء)، ص884۔

2 ایضاً، ص1409۔

3 ممتاز حسین، سیدہ سائرہ حامد، **مطالعہ ماحول**،(لاہور: آزاد بک ڈپو، 2014ء)، ص67۔

4 **The Readers Guide to the Encyclopaedia Britannica**, (London: The Encyclopaedia Britannica Company Limited, 1998), Vol. 3, P. 553.

5 ممتاز حسین، **مطالعہ ماحول**، ص67۔

6 مصباحی، محمد طفیل احمد، **اسلام اور شجر کاری**،(لاہور: ورلڈ ویو پبلیشرز، 2020ء)، ص125۔

7 ایضاً، ص143۔

8 عبدالمنان چیمہ، **ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے میں شجر کاری کا کردار**،(بہاولپور: مجلہ علوم اسلامیہ، دسمبر 2023ء)، ص70۔

9 محمد ارشد، **پاکستان کے موسمی حالات کے تناظر میں شجر کاری کی اہمیت**،(بہاولپور: مجلہ تدبر علوم اسلامیہ، جون 2021ء)، ص54۔

10 شازیہ افتخار خان، **جنگلات کی حفاظت**،(لاہور: کلام ایجوکیشنل کانفرنس بکس، 2009)، ص4۔

11 سورۃ البقرۃ2:205 ۔

12 القرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر ،**الجامع لاحکام القرآن**.(قاہرۃ: دار الکتب المصریہ، 1384ھ)،3/18۔

13 سورۃ النحل16:10۔

14 الرازی، فخر الدین، **مفاتیح الغیب**.(بیروت: دار احیاء التراث العربی،1420ھ)،13/84۔

15 سورۃ الواقعۃ56:73،72 ۔

16 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**.(ریاض: دار الحضارۃ للنشر والتوزیع،2015ء)،کتاب المزارعۃ،باب فضل الزرع والغرس، رقم الحدیث: 2320 ۔

17 البیہقی، ابو بکر احمد بن الحسین، **شعب الایمان**.(بیروت: دار الکتب العلمیۃ،1410ھ) ، رقم الحدیث: 3449 ۔

18 البخاری، محمد بن اسماعیل، **الادب المفرد**،(بیروت: دار الکتب العلمیۃ،2016ء)،کتاب الاعتناء بالدنیا، رقم الحدیث:4۔

19 مسلم بن حجاج القشیری، **صحیح مسلم**.(ریاض: دار الحضارۃ للنشر والتوزیع،2015ء)،کتاب المساقاۃ،باب فضل الغرس والزرع، رقم الحدیث: 1552۔

20 احمد بن حنبل، **مسند احمد**،(دمشق: دار الرسالۃ،1999ء)،مسند المدنیین، حدیث من شھد النبی ﷺ، رقم الحدیث:16586۔

21 ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، **السنن**،(ریاض: دار الحضارۃ للنشر والتوزیع،2015ء)،کتاب الادب، باب فی قطع السدر، رقم الحدیث:5239۔

22 ایضاً۔

23 الصنعانی، عبد الرزاق بن ہمام، **المصنف**.(قاہرۃ: دار التاصیل،1436ھ)،کتاب الجہاد، باب عقر الشجر بارض العدو ، رقم الحدیث:10100 ۔